بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۱

الفضل
قادیان

خطبہ نمبر (۹)

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۳۱ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۳۱ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰۔ امان ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا احمدیہ کمپنی کی بھرتی کے لئے اضلاع شیخوپورہ و لائل پور کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔

کل لجنہ اماء اللہ محلہ ناصر آباد کے جلسہ میں سید احمد علی صاحب اور بعض مستورات نے تقاریر کیں۔

جناب چودھری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی معاون ناظر صاحب امور عامہ کے ہاں کل لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خان صاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال چند یوم کی رخصت پر جالندھر گئے ہیں۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے والد جناب بابو عطا محمد صاحب ...

خطبہ جمعہ

انسانی اعمال کا مغز اور چھلکا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۶۔ فروری ۱۹۴۳ء بمقام ناصر آباد

(مرتبہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

تشہد و تعوذ و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جس قدر اشیاء دنیا میں پیدا کی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا

ایک چھلکا ہوتا ہے اور ایک مغز

ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو بغیر چھلکے کے ہو۔ اور نہ کوئی خالی چھلکا ہے۔ اور نہ کوئی خالی مغز ہے۔ یہاں تک کہ بظاہر جو چیزیں ایسی نظر آتی ہیں۔ کہ ان کا محض چھلکا ہے۔ غور سے سوچا جائے۔ تو ان کے اندر بھی مغز ہوتا ہے۔ گو وہ مغز علیحدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ چھلکے کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً

بعض قسم کی لکڑیاں

ہیں۔ یا بعض درخت ہیں۔ جن کو پھل نہیں لگتے۔ لیکن ان کی لکڑیاں۔ یا ان کے پتے جڑیں۔ یا چھال اپنے اندر خاص خاصیتیں رکھتی ہیں اور وہی خاصیت ان کا مغز ہوتا ہے۔ جیسے سنکونا ہے۔ کہ اس کی لکڑی میں ہی کونین ہوتی ہے جسے الگ کیا جا سکتا ہے۔ باقی فضلہ رہ جاتا ہے۔ مگر اکثر حصہ اشیاء کا ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مغز اور چھلکا الگ الگ دکھایا ہے۔ جیسے کہ پھل میں سب میں مغز الگ ہوتا ہے اور چھلکا الگ جیسے آم خربوزہ وغیرہ شاذ و نادر بعض میں مغز اور چھلکا ملا ہوا بھی ہوتا ہے اور بعض پھلوں میں چھلکا باریک جھلی کی شکل میں ہوتا ہے۔ جو نظر تو نہیں آتا۔ لیکن اس کا رس اگر چوس لیا جائے۔ تو فضلہ رہ جاتا ہے اور اگرچہ بعض لوگ اس فضلہ کو بھی کھا جاتے ہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ چھلکا ہے ہی نہیں جس طرح

حیوانی مغز کے اوپر جھلی

ہوتی ہے۔ اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ اور وہ جھلی اس قدر باریک ہوتی ہے۔ کہ بظاہر نظر نہیں آتی لیکن اگر کوئی شخص الگ کر کے دیکھنا چاہے تو دیکھ بھی سکتا ہے اسی طرح بیدانہ و شہتوت وغیرہ پھلوں کا حال ہے کہ اس میں رس چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں رکھا ہوتا ہے جو دبانے سے باہر نکل آتا ہے۔ یہی حال حیوانات کا ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کا ایک جسم ہوتا ہے اور ایک روح ہوتی ہے جسم بمنزلہ چھلکا کے اور روح اس کی مغز ہوتی ہے۔

یہ تو چیزوں کا حال تھا۔ اب ہم انسانی اعمال کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی یہی سلسلہ نظر آتا ہے کہ

اعمال میں ایک چھلکا ہوتا ہے اور ایک مغز

خدا تعالیٰ کے احکام کا بھی ایک چھلکا ہے۔ اور ایک مغز۔ مثلاً ہماری نماز ہے۔ اس میں ہمارے قیام کا ایک مغز ہے۔ اور ایک چھلکا ہمارے رکوع کا ایک مغز اور ایک چھلکا ہے۔ ہمارے سجدے کا ایک مغز اور ایک چھلکا ہے۔ ان ہمارے رکوع و سجود سے خدا تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں دنیا کو کوئی فائدہ نہیں۔ خود ہمیں کوئی فائدہ نہیں سوائے اس غرض کے کہ ان قیام رکوع سجود کی کیفیتوں سے ہماری قلبی کیفیت کو ڈھالنے کے لئے مدد مل جائے۔ کیونکہ کئی جسمانی کیفیتیں قلب انسانی پر اثر ڈالتی ہیں۔ انسان کی بعض حالتیں ہیں۔ کہ ان سے خود خشیت پیدا نہیں ہوتی بلکہ دوسرے پر رعب پڑتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں اپنے اندر خشیت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے پر رعب نہیں پڑتا۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی دوسرے کے سامنے گھونسہ تان کر آنکھیں سُرخ کر کے آستینیں چڑھا کر کھڑا ہو جائے۔ تو خود اس شخص کے اندر کوئی خشیت پیدا نہیں ہوگی۔ بلکہ غصہ پیدا ہوگا اور دوسرے شخص پر رعب ہوگا۔ یا اسی طرح کوئی شخص سجدہ میں پڑ جائے یا ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو جائے۔ تو اس کیفیت سے اس کے اندر کوئی غصہ پیدا نہیں ہوگا خشیت پیدا ہوگی اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے

قیام۔ رکوع۔ سجود

مقرر کیا ہے۔ یہ حرکات دنیا کے کسی کام کی نہیں خود ہمارے کام کی نہیں۔ ہمارے رکوع سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے سجدہ سے کوئی فائدہ نہیں۔ صرف خدا تعالیٰ کو ہماری قلبی کیفیت کی ضرورت ہے۔ ہمارا سجدہ۔ ہمارا رکوع تو نماز کے بعد پیچھے رہ جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم نے نماز کے وقت سچا سجدہ کیا تھا اور سچی تسبیح کی تھی۔ اور سچے دل سے

خدا تعالیٰ کے علو کا اقرار

کیا تھا۔ تو اس کا روحانی اثر ہمارے دل میں قائم رہ جائے گا۔ پس ہر نماز کے بعد دیکھنا چاہیئے۔ کہ جو اثر اس سجدہ کا ہونا چاہیئے۔ اور جو نچوڑ اس تسبیح کا ہونا چاہیئے۔ وہ ہمارے قلب کے اندر پیدا ہو گیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت اور خدا تعالیٰ سے سچی محبت پیدا ہو گئی ہے۔ تو وہ مغز سمجھی جائیگی۔ اور یہی چیز ہوگی۔ جو قائم رہنے والی ہوگی جس طرح کہ گنے کو ایک مدت تک محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ لیکن شکر بنا کر کئی سال تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے اسی طرح ہم نماز کی حرکات کو ہمیشہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ دوسرے کام بھی ہوتے ہیں اور سونا بھی انسان کے لئے ضروری ہے۔ ہاں ہم اس کے

مغز کو اپنے دل میں جذب کر

اسی طرح محفوظ رکھ سکتے ہیں جس طرح شکر کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے اعمال کی حالت ہے۔ ان میں سے ایک چیز ساتھ جاتی ہے اور ایک پیچھے رہ جاتی ہے۔ مثلاً ہمارا روزہ ہے۔ کہ اس میں بھوک کی کیفیت ایک وقت تک رہتی ہے۔ اور جب شام ہوتی ہے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

چونکہ آجکل بعض احباب نے میرے پیارے بچے محمود اور جماعت کے موجودہ امام کے متعلق بعض خوابیں دیکھی ہیں۔ اس لئے میں جماعت کے احباب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے امام کے لئے آجکل خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے تمام خطرات اور تکالیف سے محفوظ رکھے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کے ساتھ لمبی اور صحت کی عمر عطا کرے۔ آمین۔

اُم المومنین قادیان۔ ۱۵ مارچ ۱۹۴۳ء

اور ہم پانی یا کھجور یا اور کسی چیز سے روزہ افطار کرتے ہیں۔ تو بھوک پیاس کی کیفیت جاتی رہتی ہے۔ لیکن دوسری کیفیت جو

سچے طور پر روزہ رکھنے سے

پیدا ہوتی ہے۔ وہ ساتھ جاتی ہے۔ اور یہ کیفیت حسب حالات صائم بعض دفعہ چند گھنٹے بعض دفعہ چند دن۔ بعض اوقات چند مہینے بعض دفعہ کئی سال اور بعض مرتبہ آخر دم تک ساتھ رہتی ہے۔ جس قدر اخلاص ہوگا۔ اسی قدر عرصہ وہ انسان کے ساتھ رہے گی۔ اگر معمولی اخلاص سے کسی نے روزہ رکھا۔ تو شائد یہ کیفیت روزہ کھولنے کے بعد سے سونے کے وقت تک قائم رہے۔ اگر اس سے ذرا زیادہ اخلاص سے روزہ رکھا تھا۔ تو شائد دوسرے دن وہ کیفیت قائم رہے۔ اور اگر اس سے زیادہ اخلاص سے روزہ رکھا۔ تو مہینہ بھر۔ اور اگر اس سے زیادہ اخلاص سے رکھا تھا۔ تو شائد سال بھر بلکہ بعض دفعہ ساری عمر کے لئے اللہ تعالے اس کی حالت کو بدل دے۔ اسی طرح لوگ حج کو جاتے ہیں وہاں دعائیں کرتے ہیں۔ طواف کرتے ہیں۔ قربانیاں کرتے ہیں۔ یہ ساری رسمیں وہاں ہی رہ جاتی ہیں۔ طواف کے بعد وہ طواف وہیں رہ جاتا ہے۔ منیٰ میں ٹھہرا۔ وہاں دو تین دن گزارے۔ تو یہ اس کا ٹھہرنا عارضی چیز تھی۔ وہیں رہ گئی۔ کیونکہ جب ہم کسی کو حاجی کہتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس وقت بھی طواف کر رہا ہے۔ یا عرفات میں جا رہا ہے۔ یا منیٰ میں ٹھہرا ہوا ہے بلکہ ممکن ہے۔ کہ وہ حاجی ان مقامات کو بھول بھی گیا ہو۔ کہ وہ کہاں اور کس طرف واقعہ ہیں اور ان کا کیا نقشہ ہے۔ لیکن اگر کسی نے حج بھی خشیت کے ساتھ کیا ہوگا۔ تو وہ اس کے ساتھ رہے گا۔ چھلکا بے شک پیچھے رہ جائے گا۔ لیکن حج کا مغز انسان کے ساتھ چلا جائے گا۔

اللہ تعالے نے

مغز کو فوقیت

دی ہے۔ مگر بعض لوگ چھلکے کے پیچھے چلتے ہیں مغز کی طرف خیال نہیں کرتے۔ بعض احمدی بیعت کر لینے سے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم نے بیعت کر لی۔ تو سب کچھ ہو گیا۔ ہم جو چاہیں کریں۔ بیعت جو کر لی۔ لیکن اگر کسی نے بیعت کی اور

احمدیت کا مغز

اس کے اندر داخل نہیں ہوا۔ تو وہ یہ سمجھ لے کہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو پانی میں غوطہ مار کر نکل آئے۔ اور دوسرے دن [illegible] لوٹنے لگے۔ اور اگر کوئی اسے روکے۔ تو اسے جواب دے۔ کہ کل جو میں نے نہر میں چھلانگ لگائی تھی۔ نادان نہیں جانتا۔ کہ اس چھلانگ مارنے کا اثر تو اتنی ہی دیر تھا۔ جتنی دیر وہ پانی میں تھا۔ ہاں اس نہانے کا مغز یعنی

قوت اور نشاط

اس کے اندر رہے گا جس طرح کوئی شخص ورزش کرے۔ تو اس کا اٹھنا بیٹھنا۔ دوڑنا۔ ڈنڈ پیلنا تو ختم ہو جائے گا۔ مگر اس فعل سے جو اس کے اندر طاقت پیدا ہوگی۔ وہ ایک لمبے عرصہ تک قائم رہے گی۔

اسی طرح اگر کوئی شخص احمدیت میں داخل ہو اور وہ سمجھ لے۔ کہ میرے لئے مغفرت مقدر ہو گئی تو اس کا خیال غلط ہوگا۔ کیونکہ جب تک احمدیت کا مغز اسے حاصل نہیں ہوگا۔ وہ مغفرت کا اہل نہیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے:۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔ یعنی تم جو جانور خدا کی راہ میں ذبح کرتے ہو۔ ان کے گوشت اور خون ہرگز خدا تعالے تک نہیں پہونچتے۔ بلکہ تمہارا تقوےٰ خدا تک پہونچتا ہے۔ اس لئے کہ قربانی کرنے والے کا خدا تعالے کے ساتھ ایسا تعلق نہیں کہ وہ گوشت وغیرہ خدا تعالے کے ہاتھ میں پکڑا دے۔ بے شک خدا تعالے انسان کے پاس ہے۔ اور اس کی

شہ رگ سے زیادہ قریب

ہے۔ مگر انسان ظاہری حواس سے محسوس نہیں کرسکتا ہاں مرنے کے بعد خدا تعالے سے ایسا تعلق ہوگا کہ اسے محسوس بھی ہوگا۔ کہ میں خدا تعالے کو ملتا ہوں۔ گو یہ ملنا ایسا ہے۔ جس کی ہم تعبیر نہیں کر سکتے۔ لیکن بہرحال ایسی کیفیت ہوگی جس طرح کہ کشف یا خواب کے وقت ہوتی ہے۔ خواب یا کشف میں جسم ساتھ نہیں ہوتا۔ لیکن انسان محسوس یہی کرتا ہے۔ کہ اس کا جسم ساتھ ہے اور وہ خالص روحانی اشیا کو جسموں کے اندر دیکھتا ہے اور جس طرح مادی دنیا میں انسان کسی چیز کو چھوتا ہے۔ یا دیکھتا ہے یا کسی سے ملتا ہے اور باتیں کرتا ہے۔ اسی طرح کشف اور خواب میں یہی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن اس وقت انسان کے ظاہری حواس کام نہیں کر رہے ہوتے بلکہ

ایک چھٹی حس پیدا ہو کر

غیر محسوس چیزوں کو دیکھنے لگ جاتی ہے اسی طرح مرنے کے بعد انسان میں ایک چھٹی حس پیدا ہوگی جس سے کہ دور ہونے کے باوجود خدا تعالے قریب نظر آئے گا۔ اور

باوجود وراء الوریٰ ہونے کے

انسان اپنے آپ کو اسے دیکھنے یا چھونے یا اس سے باتیں کرنے کے قابل پائیگا۔ یہی حس اگر ہمیں خواب میں نہ ملتی تو قیامت پر شاید لوگ ایمان نہ لاتے۔ کشف اور خواب میں ان نظاروں کے دیکھنے سے ہم قیاس کر لیتے ہیں۔ کہ جو طاقت بینائی خواب میں خدا تعالے ہمیں عارضی طور پر دیتا ہے۔ کیا اس میں یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ مرنے کے بعد مستقل طور پر دے دے۔ اور جو طاقت ہمیں ایک گھنٹہ کے لئے ملتی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے عطا کر دے۔

پس چونکہ قربانی کے گوشت پوست نہیں پہنچتے اس لئے فرمایا ینالہ التقوی۔ اسی وقت جب تم خدا سے لو گے تو یہ دنبہ یا مینڈھا یا گائے جو تم نے ذبح کی ہے وہ تو چھلکا ہے وہ یہیں رہ جائیگا ہاں قربانی جس ارادہ سے کی گئی۔ جس اخلاص اور سچے دل سے کی گئی۔ اس کا ایک نشان دل پر رہ جائے گا۔ اور گنے کے رس کی طرح ایک رس رہ جائے گا۔ پھر اس رس کو لے کر خدا کے حضور پیش کرے گا۔ وہ ظاہری گوشت پوست تو دنیا میں رہ جائیگا۔ کہیں کھاد بن جائے گا اور فنا ہو جائے گا مگر اس کا

رس جو اخلاص ہے

وہ قائم رہے گا۔ اور قیامت کے دن اپنے دل کے پیالے سے مثلاً ایک قطرہ نکالو گے۔ اور کہو گے کہ حضور یہ میرے روزے ہیں۔ پھر ایک اور قطرہ نکال کر پیش کرو گے۔ اور کہو گے۔ کہ یہ میری نمازیں ہیں۔ پھر ایک اور قطرہ نکال کر کہو گے کہ یہ میرا حج ہے۔ غرض وہ چیزیں ایک ایک کر کے پیش کرو گے۔ نماز روزہ اور حج کا چھلکا ساتھ نہ ہوگا۔ بلکہ ان کا محفوظ کیا ہوا مغز

ایک ہی شکل میں

پیش کرو گے۔ جس طرح گنے کو کھانڈ کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ رس ہرگز سال بھر نہیں رہ سکتا لیکن اس سے بنی ہوئی کھانڈ دس بیس پچاس سال بلکہ ہزار سال تک بھی رہ سکتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالے نے انسانی

قلب میں ایک برتن

رکھا ہے۔ جس میں اس کو رس پہنچتا ہے۔ اس کا عمل صالح اس کا تقوےٰ اس میں پڑا رہتا ہے۔ اور گو انسان کو یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ دنیا میں اس رس کو نکال سکے۔ مگر قیامت کے دن جب انسان کو یہ طاقت ملے گی۔ کہ وہ خدا کے حضور [illegible] یہ طاقت بھی مل جائے گی۔ کہ وہ اپنے دل سے اعمال کا رس نکال کر خدا تعالے کے حضور میں پیش کرے اور کہے کہ یہ میری نماز کا رس ہے۔ یہ میرے روزہ کا رس ہے۔ یہ میرے حج کا رس ہے۔ پس انسان کو ہر وقت یہ دیکھتے رہنا چاہیئے۔ کہ جو وہ عمل کرتا ہے اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور کونسا

رس اور نچوڑ

اس کے قلب کے برتن میں گرتا ہے۔ بعض لوگ اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور بیعت کر لینے سے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم احمدی ہو گئے۔ حالانکہ بعض دفعہ یہ بیعت بجائے فائدہ دینے کے لعنت بن کر رہ جاتی ہے۔ پس مومن کو اپنے اعمال پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اور اس طرح نیک نمونہ قائم کرنا چاہیئے۔ جس طرح کہ صحابہ کرام تھے۔ کہ ایمان نے ان کی کایا پلٹ دی۔ اور اسی وجہ سے ہم ان کے نام کے ساتھ

رضی اللہ عنہ

پڑھا کرتے ہیں۔ مگر کیا تم سمجھتے ہو کہ دس سال کے بعد بھی تمہارے نام کے ساتھ آئندہ آنے والے لوگ رضی اللہ عنہ کہیں گے۔ بعض دفعہ تو تمہارا ہمسایہ تمہارے سلوک کی وجہ سے لعنۃ اللہ علیہ کہنے لگ جاتا ہے اور جب تمہارا اپنا ہمسایہ اور دوست بھی رضی اللہ عنہ کہنے کو تیار نہیں تو کس طرح امید کر سکتے ہو۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے تمہیں دیکھا نہیں۔ وہ تمہیں رضی اللہ عنہ کہیں گے۔ یہ صحابہ ہی تھے۔ جن کی نہ ہم نے شکل دیکھی۔ نہ ان کے رشتہ داروں کو دیکھا۔ نہ ان کی اولاد سے واقف ہیں سوائے چند ایک کے کہ ان کی اولاد کو ہم جانتے ہیں۔ باقی صحابہ میں سے کہ ان کی

ایک لاکھ تعداد

تھی۔ کسی کی اولاد کو بھی نہیں جانتے۔ مگر اس کے باوجود ان کے کام کو دیکھ کر ہم بے اختیار ان کے لئے رضی اللہ عنہم کہنے لگتے ہیں۔ اگر ہم بھی ایسا کام کریں۔ کہ ہمارے اندر تقوےٰ پیدا ہو تو آج ہی نہیں۔ کل ہی نہیں۔ پرسوں ہی نہیں بلکہ اگر ہماری موت پر ہزاروں سال بھی گزر جائیں گے تب بھی

لوگوں کے دلوں سے ہمارے لئے دعا

نکلے گی۔ خواہ لوگ ہم سے واقف نہ بھی ہوں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ ایک مسافر کسی کوئیں سے پانی پیتا ہے۔ وہ اس کوئیں کے لگانے والے کو نہیں جانتا۔ اس کے نام سے واقف نہیں ہوتا۔ پھر بھی وہ پانی پیتا ہے۔ اور اس کوئیں کے لگانے والے کے لئے دعا کرتا ہے۔ کہ خدا اسے جزائے خیر دے۔

جس نے اس رہ گزر پر کنواں لگایا۔ یہ دعا اس کنواں لگانے والے نے اسی وجہ سے حاصل کی۔ کہ اس کے

عمل کا نشان

قائم رہ گیا۔ اور یہی چیز اصل توجہ کے قابل ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے۔ جو اسے خدا تعالےٰ کے قریب کردے۔ اگر ایک شخص نماز پڑھتا ہے۔ اور اس کے دل میں ہمدردی نہیں پیدا ہوتی۔ تو سمجھ لیا جائیگا۔ کہ اس نے دل سے نماز نہیں پڑھی۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص سچے دل سے نماز ادا کرے۔ اور اس کے دل میں

بنی نوع کی ہمدردی

پیدا نہ ہو۔ پھر ایسی نماز سے کیا فائدہ۔ ناقص چیز کسی کے سامنے پیش کرنا تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ تم کسی کو بادام دو۔ اور وہ کڑوا ہو۔ تو وہ تم پر ناراض ہوگا۔ کہ اس نے میرے ساتھ شرارت کی۔ اگر تم نہ دیتے۔ تو ناراض نہ ہوتا۔ لیکن جب تم خراب چیز دوگے۔ تو وہ خفا ہوگا۔ اسی طرح

خدا تعالےٰ کے سامنے

اگر تم اچھی چیز پیش کرو۔ تو وہ خوش ہوگا کچھ نہ پیش کروگے۔ تو رحم کرے گا لیکن اگر گندی چیز پیش کروگے۔ تو وہ ناراض ہوگا۔ پس مومن کو اس حالت سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس سے

بجائے فائدہ کے الٹا نقصان

کا اندیشہ ہو ؎

انگلستان میں شادی کا غیر تسلی بخش نظام

لنڈن ۲۸ مارچ۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں:-

انگلستان کے نہایت مشہور و معروف پروفیسر ڈاکٹر جوڈ لنڈن کے ہفتہ وار اخبار سنڈے پکٹوریل میں لکھتے ہیں۔ یہ واضح بات ہے۔ کہ ایک شادی کے متعلق ہمارا موجودہ نہ بدلنے والا نظام بالکل ناتسلی بخش ثابت ہوا ہے۔ موجودہ جنگ سے پہلے انگلستان میں عورتیں مردوں سے بیس لاکھ زیادہ تھیں۔ بعض اشخاص تو طبعاً ایک عورت پر قناعت کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں اور بعض نوع بشر اور اکثر اشخاص تو اس بارہ میں پوشیدہ طور پر تنوع پسندی رکھتے ہیں گو وہ اپنی بیویوں کے خوف کی وجہ سے برملا ایسا کہنے سے ڈرتے ہیں موجودہ سسٹم ہر شخص کو شادی کے موجودہ تنگ نظام میں جکڑے رہنے پر مجبور کرتا ہے۔ خواہ لوگوں کی طبائع کا رجحان اور انکی خواہشات کیسی ہوں آئندہ نظام کی طرف توجہ دلانی چاہیئے جو مختلف طبائع اور مذاق کے انسانوں کے مناسب حال ہو

صوبہ سندھ کے لئے مبلغ کی ضرورت

ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو نہایت دیندار راست گو۔ نمازی۔ تہجد گزار اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھانے والا ہو۔ عالم اس قدر ہو۔ کہ اسے سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جا سکے۔ اتنا ذہین ہو کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے دیہاتی زندگی سے شغف رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جا سکتی ہے۔ درخواستیں جلد از جلد میرے نام آنی چاہئیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

USE Naclight

NIGHT LAMP

Saves 99%

MADE IN INDIA

ہماری کتابیں

ستر ہزار سے زیادہ

فروخت ہو چکی ہیں

جو کہ تمام "فنی" اردو زبان میں اور بہترین ہیں۔ ہر ایک کتاب بالتصویر ہے:

چند کتابیں

"رہنمائے ملمع سازی" قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ
"چھوٹے ڈاینمو و الیکٹرک موٹر بنانا" قیمت دو روپے
"رہنمائے خراد" قیمت ایک روپیہ
"معاون ورکشاپ" قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ
"الیکٹریکل انجینئرنگ گائیڈ" قیمت ۳ روپے

ایک کارڈ لکھ کر فہرست کتب طلب فرمائیے۔ جنگ کے باوجود رعائتیں اور قیمتیں پہلی ہی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- عسکر بک ڈپو گجرات پنجاب

قادیان میں ایک جدید محلہ کی تجویز

زمین خریدنے والے خواہشمندوں کے لئے خوشخبری

کچھ عرصہ سے قادیان میں قابل فروخت ملکی اراضی قریباً قریباً ختم ہو چکی ہے مگر اس کے مقابل پر باوجود قیمتوں میں اضافہ ہو جانے کے زمین خریدنے کے متعلق دوستوں کی خواہش دن بدن ترقی پر ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر قادیان میں ایک جدید محلہ کے افتتاح کی تجویز کی گئی ہے۔ تاکہ دوستوں کی خواہش پوری کی جا سکے۔ اور آبادی کی ترقی برکت کا موجب ہو ؎

یہ جدید محلہ جس کا نقشہ اس وقت زیر تجویز ہے۔ محلہ دارالسعۃ کے بالمقابل جانب جنوب واقع ہے۔ اور اس کا فاصلہ ریلوے سٹیشن سے پانچ منٹ سے زیادہ نہیں۔ اس محلہ میں غالباً ستر اسی کنال کے قریب قطعات قابل فروخت نکل سکیں گے۔ قیمتیں زیر تجویز ہیں۔ جن کا انشاء اللہ عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ مگر بہر حال جو قیمت بھی مقرر کی جائے گی۔ وہ نقد وصول کی جائے گی۔ جو دوست اس جدید محلہ میں زمین خریدنا چاہیں وہ اپنے اسماء اور پتوں اور رقبہ قابل خرید سے خاکسار کو جلد تر مطلع فرماویں۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ جب تک کسی صاحب کی طرف سے پوری قیمت وصول نہ ہو جائیگی۔ ان کے لئے کوئی قطعہ ریزرو نہیں کیا جائیگا۔ یہ اطلاع صرف دوستوں کی خواہش کا اندازہ کرنے کے لئے حاصل کی جا رہی ہے۔ والسلام

خاکسار:- مرزا بشیر احمد قادیان ۲۸-۳-۴۳

ضرورت ہے اراضیات سندھ کے لئے چند احمدی لوہاروں اور ترکھانوں کی

اراضیات سندھ کے لئے چند احمدی لوہاروں اور ترکھانوں کی ضرورت ہے۔ جن کو پنجاب کے دیہاتوں میں مروجہ طریق سیپ پر کام کرنا ہوگا۔ سیپ فی جوڑا ربیع اور خریف کے متعلق خط و کتابت سے تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ اس کے دو ایکڑ ربیع اور دو ایکڑ خریف کاشت کی اجازت ہوگی۔ جن کا صرف لگان سرکار اسٹیٹ وصول کرے گی۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے آنی چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

کاغذ کی نایابی اور "الفضل" کا مستقبل

یوں تو آغاز جنگ ہی سے کاغذ گراں ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اور کاغذ کی قیمت ڈیڑھ آنہ فی پونڈ سے چھ سات آنے فی پونڈ اسی وقت ہو گئی تھی۔ لیکن گذشتہ سال کاغذ کی حالت نے یکایک خطرناک پلٹا کھایا۔ اور قیمت تاجران کاغذ کی حرص نفع اندوزی سے ڈیڑھ روپیہ فی پونڈ تک پہنچا دی حکومت نے اخباروں کے لئے اخباری کاغذ کے "کوٹے" اس قدر کم کر دیئے کہ انہیں زندگی کے لالے پڑ گئے۔ اخبارات کو مجبوراً اپنی کمی کو پورا کرنے کے لئے حریص و طمع کے پتلے تاجروں سے بہت زیادہ قیمت پر کاغذ لیکر گذارا کرنا پڑا۔ ہم نے ان تمام ناساعد حالات کے باوجود "الفضل" کو روزانہ جاری رکھنے کی کوشش کی۔ اور اسوقت تک رکھا۔ حالانکہ اس سال کے شروع سے کوٹہ کی مقدار اس قدر کم ہو چکی تھی۔ کہ حجم تھوڑا کر دینے کے باوجود وہ ایک ہفتہ کے لئے بھی کافی نہ ہو سکتی تھی۔ یہ مقدار سنہ ۱۹۴۰ء کی مقدار کے صرف ساڑھے بارہ فیصدی کے برابر تھی۔

اب صورت یہ ہے کہ ایک طرف حکومت نے تمام اخباری کاغذ کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ اور دوکانداروں کو کاغذ فروخت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور دوسری طرف آئندہ کے لئے ابھی راشن کارڈ جاری نہیں کئے۔ لہٰذا ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اب "الفضل" کو جاری رکھنے کی کیا صورت ہو گی۔ کیونکہ حالات انتہائی طور پر ناساعد ہیں۔ اور مستقبل قریب میں انکے بہتر ہو جانے کی کوئی توقع نہیں۔ (مینیجر)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ آج تیسرے پہر ہندوستانی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل ہمارے بمباروں نے اراکان پر حملہ کیا۔ اور دشمن کے ٹھکانوں پر کئی بم برسائے۔ جن سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ مایو کے جزیرہ نما میں دشمن کی چوکیوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں۔ کاتھا کے علاقہ میں ایک ریلوے جنکشن کو نشانہ بنایا گیا۔ اور دو جاپانی ریلوے انجنوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اکیاب پر بھی بم برسائے گئے۔ اس حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی سے واپس آ گئے

لنڈن ۲۹ مارچ۔ کل برطانی بمباروں نے اٹلانٹک کے کنارہ پر جرمن آبدوزوں کی ایک چھاؤنی پر کامیاب حملہ کیا۔ حملہ کے بعد ہمارے دو ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ جنوبی ٹیونیشیا میں برطانیہ کی آٹھویں فوج کی سرگرمیوں کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ الجیریا ریڈیو نے بیان کیا ہے کہ جنرل منٹگمری کی فوجیں مرات کے جنوب مغرب میں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور وہ دشمن پر متواتر حملے کر رہی ہیں۔

ماسکو ۲۹ مارچ۔ روس میں لڑائی کا زور کم ہو گیا ہے۔ اور دونوں طرف کی فوجیں اب گرمیوں کی لڑائی لڑنے کے لئے اپنی صفوں کو نئی ترتیب دے رہی ہیں۔ البتہ ماسکو ریڈیو نے بیان کیا ہے۔ کہ روسیوں نے ایک علاقہ میں حملہ کر کے ایک سو جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ایک جرمن پیدل فوج کی کمپنی پر اچانک حملہ کر کے اس کے اکثر حصہ کا صفایا کر دیا گیا۔ سمالنسک کی طرف بڑھنے والی روسی فوج نے تین اور گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن ابھی تک دریائے ڈونیز کو پار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ابھی انہیں کامیابی نہیں ہوئی

لنڈن ۲۹ مارچ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل نیوگنی کے جنوب میں جاپانی ہوائی جہاز اتحادی چوکیوں پر حملہ کرنے کے لئے آئے۔ مگر ہمارے ہوابازوں نے ان کا مقابلہ کر کے ۱۲ جہاز یقینی طور پر گرا لئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۱ اور کو بھی نقصان پہنچا۔ حملہ کے دوران میں اتحادیوں کا ایک جہاز ضائع ہو گیا۔

کلکتہ ۲۹ مارچ۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور گورنر نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ آج صبح انہوں نے اسمبلی میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرے ساتھیوں نے استعفے دیئے ہوں یا نہ میرے استعفیٰ کے بعد کیبنٹ کی آئینی حیثیت ختم ہو گئی ہے۔ اور اب جب تک نئی وزارت نہ بنے۔ ہاؤس کی کوئی کاروائی نہیں ہو سکتی۔ سپیکر نے دو ہفتہ کے لئے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ آج اسمبلی میں مسٹر ستیہ مورتی کی خوبیوں کو سراہا گیا۔ ہوم ممبر نے کہا مسٹر ستیہ مورتی ایک مشہور آدمی تھے۔ کئی سال تک وہ پبلک کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ نوابزادہ لیاقت علی خان نے بھی ان کی خوبیوں کی تعریف کی۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ آج تیسرے پہر کونسل آف سٹیٹ نے تمباکو اور بناسپتی گھی پر ٹیکس کا بل اسی صورت میں پاس کر دیا جس صورت میں مرکزی اسمبلی نے اسے پاس کیا تھا۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج مرات لائن پر پوری طرح قابض ہو چکی ہے۔ اور اب دشمن کی فوجیں مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے قابس کی طرف پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ ہمارے جنگی جہاز قابس کے علاقہ پر زور شور سے گولے برسا رہے ہیں۔ قابس کے رستہ پر برطانی فوج برابر بڑھ رہی ہے۔ دشمن پیچھے ہٹتے ہوئے ایسی چوکیاں چھوڑ گیا ہے۔ جو ابھی تک برطانی فوج کا مقابلہ کر رہی ہیں اب برطانیہ کی آٹھویں فوج قابس سے صرف ۱۵، ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسکے دو بڑے دستوں نے الہمہ شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے قابس کے دونوں ہوائی اڈوں کو برباد کرنا شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف امریکی فوجوں نے گافسا سے قابس جانیوالی سڑک پر ایک نیا حملہ کیا ہے۔ فانڈوک کے علاقہ میں بھی امریکی فوجیں برابر بڑھ رہی ہیں۔ کل رات جرمنوں نے تسلیم کر لیا کہ ان کی فوجیں الہمہ اور جنوبی ٹیونیشیا میں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ قیروان میں امریکی فوجوں نے ایک نیا حملہ کیا ہے۔

واشنگٹن ۳۰ مارچ۔ پیسفک کے جنگی علاقہ کے بڑے بڑے فوجی افسروں نے کل جاپان کے خلاف لڑائی کے بارہ میں کئی اہم فیصلے کئے اور ان تدابیر پر غور کیا جن پر آئندہ عمل کیا جائے گا۔

کلکتہ ۳۰ مارچ۔ ایک ایجنسی نے خبر دی ہے کہ کل شام تک حق وزارت سے کسی اور ممبر نے استعفیٰ نہیں دیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر۔